یوم چہارشنبہ

جلد ۲۹ | ۲۶ امان ہش ۱۳۲۰ | ۲۷ صفر ۱۳۶۰ھ | ۲۶ مارچ ۱۹۴۱ء | نمبر ۶۹

فحش اشتہارات کی اشاعت کو روکنے کا بل

ہندوستان میں بالعموم اور پنجاب میں بالخصوص فحش اشتہارات کی وبا تشویشناک طور پر پھیل چکی ہے۔ اخبارات رسائل۔ اور کتب کے بعد اب یہ گندگی شہروں اور قصبوں کے در و دیوار کو بھی آلودہ کر رہی ہے۔ حتیٰ کہ آپ کو دیہات میں بھی نہایت فحش اشتہارات چسپاں نظر آئیں گے۔ اشتہاری دوا فروش اس طرح نہ صرف ملک کی آئندہ نسلوں کے اخلاق کو تباہ کرنے۔ بلکہ بھولے بھالے نوجوانوں کی صحت کو برباد کرنے کے بھی سامان پیدا کر رہے ہیں۔ اور ایسے اشتہارات پڑھ کر ناتجربہ کار اور نوعمر بچوں پر نفسیاتی لحاظ سے بھی نہایت مضر اور خطرناک اثر پڑتا ہے۔ یہ صورت حالات روز بروز نازک ہوتی جا رہی ہے۔ اور شرفا بہت تنگ آ چکے ہیں۔ چند روز ہوئے۔ ہم نے الفضل میں اس کے متعلق ایک نوٹ لکھا تھا۔ اس کے بعد اور بھی کئی اخباروں نے اس کے خلاف آواز اٹھائی۔ اور اب ہمیں یہ معلوم کرکے گونہ اطمینان ہوا کہ پنجاب اسمبلی میں اس مرض کی روک تھام کے لئے ایک بل پیش کیا جا رہا ہے جس کے رُو سے ایسے لوگوں کو جو دیواروں پر فحش اشتہار لگائیں۔ اور گندے پوسٹر چسپاں کریں۔ یا کراتے ہیں۔ چھ ماہ قید اور پانچ سو روپیہ تک جرمانہ کی سزا ہو سکے گی۔ لیکن یہ امر موجب افسوس ہے۔ کہ دانستہ یا نادانستہ طور پر اخبارات اور رسائل میں شائع ہونے والے فحش اشتہارات کو اس بل کے دائرہ اثر سے خارج رکھا گیا ہے۔ حالانکہ یہی اشتہارات اس مرض کی اصل جڑ ہیں۔ اور زیادہ تر نقصان یہی پہونچا رہے ہیں۔ بلکہ متذکرہ بالا مضرات کے علاوہ ان کا ایک نقصان یہ ہے۔ کہ اخبارات سے خاطر خواہ فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا۔ کیونکہ ان میں ایسا مواد بھرا ہوتا ہے۔ کہ ناتجربہ کار اور نوعمر بچوں بچیوں بلکہ مستورات کو بھی پڑھنے کے لئے مہیا کرتے ہوئے شرم محسوس ہوتی ہے۔ اور اس طرح اخبارات اور رسائل کے مطالعہ سے ان کی تعلیم و تربیت میں جو مفید اور گراں قدر مدد مل سکتی ہے۔ اس سے وہ محروم رہتے ہیں۔ یہ صحیح ہے۔ کہ موجودہ قانون کے مطابق فحش کتابوں۔ رسالوں۔ اخباروں اور تصاویر وغیرہ کی اشاعت ایک طور پر ممنوع ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ عملی طور پر یہ قانون کافی نہیں۔ کیونکہ اس کی موجودگی کے باوجود فحش اشتہارات کی اشاعت کا سلسلہ برابر جاری ہے۔ پس اب جبکہ ایک بل وضع کیا جا رہا ہے۔ اس کے دائرہ سے اخبارات و رسائل میں شائع ہونے والے فحش اشتہارات کو باہر رکھنا بہت بڑا نقص ہے۔ جس کی اصلاح کا ابھی وقت ہے اور ان تمام لوگوں کو جو اس خطرہ کی نزاکت کا احساس رکھتے۔ اور اس کے انسداد کے خواہاں ہیں۔ ابھی سے کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ یہ بل زیادہ سے زیادہ مکمل صورت میں اسمبلی میں پیش ہو سکے اور اس کی زد سے فحش اشتہارات کی اشاعت کی کوئی صورت بھی باہر نہ رہے۔

غیر مبایعین سے چند مطالبات

(۱) کچھ عرصہ ہوا۔ امیر غیر مبایعین جناب مولوی محمد علی صاحب نے کہا تھا:۔

"میاں صاحب خطبہ پر خطبہ دے رہے ہیں۔ کہ قادیان میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ منافق بن چکے ہیں"

(پیغام صلح ۲۶۔ جولائی ۱۹۳۷ء)

ہم نے بارہا مطالبہ کیا۔ کہ مولوی صاحب متعدد خطبات کی بجائے صرف ایک خطبہ میں سے ہی سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے یہ الفاظ دکھائیں۔ کہ

"قادیان میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ منافق بن چکے ہیں"

مگر آج تک غیر مبایعین نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا

(۲) اسی طرح ایک دفعہ "پیغام صلح" نے لکھا تھا:۔

"۸۔ اگست ۱۹۳۷ء کے الفضل میں خلیفہ قادیان۔ اور ان کے حواریوں کی اشتعال انگیز تقریروں کا ذکر ہے۔ جس میں جماعت احمدیہ لاہور کے بزرگوں کے لئے کعب بن اشرف کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔" (۳۰ اگست ۱۹۳۷ء)

اس بارہ میں بھی ہماری طرف سے مطالبہ کیا گیا کہ الفضل ۸۔ اگست ۱۹۳۷ء میں کہاں غیر مبایعین کے بزرگوں کو کعب بن اشرف لکھا گیا ہے۔ مگر اس کا بھی کوئی جواب نہ دیا گیا۔ ہم ان مطالبات کو اب ایک دفعہ پھر غیر مبایعین کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اور ان سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ بتائیں انہوں نے ہمارے ان مطالبات کا کیا جواب دیا۔ اور اگر وہ اب تک کوئی جواب نہیں دے سکے۔ تو انہیں غور کرنا

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴ امان ۱۳۲۰ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ساڑھے دس بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت آج بھی حرارت کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

آج عصر کے بعد جناب خواجہ غلام نبی صاحب ایڈیٹر الفضل کی برادر زادی محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ جس میں حضرت مولوی شیر علی صاحب۔ جناب چودہری فتح محمد صاحب۔ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب۔ جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوت و تبلیغ۔ خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب اور دیگر بہت سے اصحاب نے شمولیت فرمائی اور دعا کی۔ حاضرین کی چائے اور مٹھائی سے تواضع کی گئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے موجب خیر اور برکت بنائے۔

آج بعد نماز عشا مدرسہ احمدیہ میں مجلس ارشاد کے زیر اہتمام بصدارت جناب چودہری جگدیش چند صاحب بی اے۔ بی۔ ٹی ہیڈ ماسٹر سناتن دہرم ہائی سکول امرتسر ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں جناب مولوی عبد الرحیم صاحب نیر نے جماعت احمدیہ کی بیرون ہند میں تبلیغی مساعی پر بذریعہ میجک لینٹرن انگریزی میں لیکچر دیا۔ اس کے بعد صاحب صدر نے بزبان انگریزی جماعت احمدیہ بالخصوص قادیان کے بارے میں اپنے تاثرات کا ذکر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی دیانتداری کی اپنے تجربہ کی بنا پر بے حد تعریف کی۔ اور پھر یونیورسٹی کی تعلیم میں بعض اصلاحات کے متعلق اپنے خیالات ظاہر کئے۔

سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسے

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلسوں کے لئے ۲۰ اپریل ۱۹۴۱ء کی تاریخ مقرر ہے۔ دوستوں کو چاہیئے۔ کہ اس دن کو شاندار طریق پر منائیں۔ اور دیگر مذاہب کے لوگوں کے بھی لیکچر کرائے جائیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ

الفضل کا خاتم النبیین نمبر اور احباب کرام کا فرض

احباب کو معلوم ہے کہ نظارت دعوۃ و تبلیغ نے امسال ۲۰ اپریل ۱۹۴۱ء کو تمام ہندوستان میں سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلسے منعقد کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اس مبارک تقریب پر انشاء اللہ الفضل کا خاتم النبیین نمبر بھی شائع ہوگا۔ اور کوشش کی جائے گی۔ کہ اس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے ان پہلوؤں پر جن کا تعلق اسلامی غزوات کے ساتھ ہے پوری طرح روشنی ڈالی جائے۔ اس وقت ہندو مسلم اتحاد کی سخت ضرورت ہے۔ اور یہ اتحاد اسی وقت ہو سکتا ہے جب برادران وطن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے محامد و اوصاف سے آگاہ ہوں۔ اور ان کی وہ غلط فہمیاں دور کر دی جائیں۔ جو فتنہ و فساد کا موجب بنی رہتی ہیں۔ پس بین الاقوامی تعلقات کی استواری کے لئے الفضل کا یہ خاتم النبیین نمبر انشاء اللہ بہت مفید ثابت ہوگا۔ لیکن مضامین میں تنوع پیدا کرنے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ ہماری جماعت کے اہل قلم اصحاب اسلامی غزوات اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جنگوں میں دشمنوں سے سلوک کے عنوان پر جلد سے جلد مضامین ارسال فرمائیں۔ تاکہ الفضل کے خاص نمبر میں شائع کئے جا سکیں۔

(مینیجر الفضل)

افکار گوہر

از جناب مولوی ذوالفقار علی خان صاحب گوہر

پیش جاتی نہیں تدبیروں میں تدبیر کوئی
ایسی بھی ہوتی ہے تقدیروں میں تقدیر کوئی

نگہ لطف نے زندہ کئے انساں یکدم
ایسی ہو سکتی ہے اکسیروں میں اکسیر کوئی

اک نظر سے تری باہوش ہوئے اہل نظر
ایسی پر سحر ہے تاثیروں میں تاثیر کوئی

تم نے دو باتوں میں مسحور کیا دنیا کو
نہ سنی ایسی بھی تقریروں میں تقریر کوئی

کافر عشق ہمیں کہتے ہیں دنیا والے
اس سے بہتر بھی ہے تکفیروں میں تکفیر کوئی

سنگباری ترے عشاق پہ ہے رسم جہاں
ایسی رنگین نہیں تشہیروں میں تشہیر کوئی

دل سے جو نکلے ہلائے نہ دلوں کو گوہر
ایسی ہو سکتی ہے تکبیروں میں تکبیر کوئی

تحریک جدید میں حصہ لینے والوں سے خطاب

"آپ برگزیدہ الٰہی جماعتوں میں سے ہیں۔ سابقون الاولون میں شامل ہونے کی کوشش آپ کا حق ہے۔ جسے لینے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے" اگر آپ ۳۱ مئی ۱۹۴۱ء کی شام تک اپنا وعدہ مرکز میں سو فی صدی داخل کر لیں۔ تو آپ جہاں سابقون میں آجاتے ہیں۔ وہاں آپ موعود خلیفہ کی دعا اور خوشنودی کو بھی حاصل کرنے والے بن جاتے ہیں۔ پس ہر وہ شخص جس نے تحریک جدید سال ہفتم کے جہاد میں حصہ لیا ہے۔ وہ پوری کوشش کرے۔ کہ اپنا وعدہ ۳۱ مئی تک پورا کر دے۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

بارھواں یوم وقار عمل

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جماعت سے نکما پن سستی اور کام کو ہتک سمجھنے کے نقائص دور کرنے کی غرض سے خدام الاحمدیہ کو ہدایت فرمائی کہ ایک دن ایسا مقرر کیا جائے۔ جب تمام احباب ایک جگہ اکٹھے ہو کر اپنے ہاتھ سے کام کریں۔ اور ہمدردی۔ تعاون اور مساوات کا سبق سیکھیں۔ چنانچہ حضور نے فرمایا۔ کام کرنے کی عادت ڈالنا نہایت ہی اہم چیز ہے۔ اور اسے جماعت کے اندر پیدا کرنا نہایت ضروری ہے۔ پھر حضور نے ہاتھ سے کام کرنے کی تحریک کو اقتصادی اخلاقی اور مذہبی حالت کی بہتری کا ذریعہ قرار دیتے ہوئے فرمایا۔ جب تک دنیا میں ایسے لوگ موجود ہیں۔ جن کو ہاتھ سے کام کرنے کی عادت نہیں۔ وہ کوشش کریں گے۔ کہ ایسے لوگ دنیا میں موجود ہیں۔ جو ان کی خدمت کرتے رہیں۔ اور دنیا ترقی نہ کرے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ان ارشادات کی تعمیل میں حسب سابق اس قسم کا بارھواں یوم وقار عمل مورخہ ۲۷ امان ۱۳۲۰ہش بروز جمعرات مقرر کیا گیا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ کوئی مقامی احمدی اس دن غیر حاضر نہ رہے گا۔ مقام عمل وہ سڑک ہے جو سٹار ہوزری ورکس کے سامنے سے گزر کر عید گاہ کو جاتی ہے۔ کام صبح ۷½ بجے شروع ہوگا انشاء اللہ

خاکسار۔ مرزا منور احمد مہتمم وقار عمل

مسلمانوں کے شاندار علمی وادبی کارناموں پر ایک نظر

اسلام کا اوّلین دور

اسلام اپنے عروج کے زمانہ میں تہذیب وتمدن اور علوم وفنون کی ایک عظیم الشان آماجگاہ تھا۔ ایک اسلامی ملک سب سے بڑا دار الصناع اس کے دار العلوم سب سے زیادہ پائیگاہِ علم۔ اور اس کے افراد سب سے زیادہ دلدادگانِ معارف عشاقِ علوم سمجھے جایا کرتے تھے۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حیرت انگیز انفاس قدسی نے مسلمانوں کے دل ودماغ کو کچھ اس درجہ روشن کر دیا تھا۔ کہ جس ملک میں بھی وُہ پہونچے۔ علم دین کے ساتھ ساتھ دنیوی علوم وفنون کی روشنی سے بھی اُسے منوّر کر دیتے۔ انہوں نے دیکھتے ہی دیکھتے عرب کو بیدار کیا۔ عجم کو زندہ کیا۔ اندلس کو مرغزار بنایا۔ اور بغداد میں علم وحکمت کا دریا بہا دیا۔ اور یہ سب کچھ اُس مقدس اور اُمّی نبی (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی رُوحانی کشش اور برکت کا نتیجہ تھا۔ جو اپنی امت کو تحصیل علم کی تلقین کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ ”اطلبوا العلم ولو کان بالصین“ کہ علم حاصل کرو۔ خواہ اس کے لئے تمہیں چین تک جانا پڑے۔ اللھم صلّ علےٰ محمد وعلےٰ آل محمد وبارک وسلّم۔

اسلام کی نشأۃ ثانیہ

آج پھر احمدیت کے ذریعے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا سامان کیا جا رہا ہے۔ ہر احمدی بفضلہٖ اس یقین پر قائم ہے۔ کہ مستقبل قریب میں ہمارے ذریعے پھر اسلام دینی اور دنیوی دونوں لحاظ سے دُنیا کی تمام اقوام وادیان پر غالب آجائے گا انشاء اللہ تعالےٰ۔

ہم نے ایک طرف مذہب سے بیگانہ دُنیا کو خدائے واحد کے آستانہ پر جھکانا ہے اسے احمدیت یعنی حقیقی اسلام سے روشناس کرانا ہے۔ اور دوسری طرف اپنی ذہنی اور دماغی قوتوں کو بھی از سر نو بلند کرنا ہے تا اپنے قابلِ فخر اسلاف کے تتبع میں کارزارِ ہستی کے ہر شعبۂ عمل میں پھر اگلا سا بلند اور ممتاز مقام حاصل کر سکیں۔ یہ ایک نہایت نازک اور گراں بہا ذمہ واری ہے۔ جو ہم پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے عاید کی گئی ہے۔ اس کو کما حقہٗ ادا کرنے کے لئے علاوہ اور امور کے یہ امر بھی نہایت ضروری ہے۔ کہ ہم اپنے سفر سعی کے ہر قدم پر اپنے قابل فخر اسلاف کے جلیل القدر علمی وادبی کارناموں کو پیش نظر رکھیں۔ اور انہیں اپنے لئے مشعل راہ بنائیں۔ اسی مقصد کو مدنظر رکھتے ہُوئے میں ذیل میں غیر مسلم خصوصًا یورپین مورخین کی تحریروں سے اخذ کر کے اسلام کے چند ایک شاندار تعمیری کارناموں کا نہایت اختصار کے ساتھ ذکر کرتا ہوں:۔

معاندینِ اسلام کی کینہ کوششیں

اصل موضوع کے شروع کرنے سے پہلے یہ بتا دینا ضروری ہے۔ کہ علم وحکمت اور تہذیب وتمدن کی ترقی واشاعت میں مسلمانوں نے جو جو کارہائے نمایاں سر انجام دیئے۔ متعصب عیسائی حکومتوں اور مؤرخین نے متواتر اور پیہم ان پر پردہ ڈالنے کی کوششیں کی ہیں۔ چنانچہ ایک امریکن مصنف اس احسان فراموشی کا ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہے:۔

”جس طریقہ سے یورپ کے لٹریچر نے مسلمانوں کے سائنٹیفک علمی وادبی احسانات کو پس پشت ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ اس پر مجھے سخت افسوس آتا ہے۔ مگر یہ قابل قدر خدمات یقینًا زیادہ دیر تک چھپ نہیں سکتیں وُہ ناانصافی جو مذہبی عناد اور قومی افتخار پر مبنی ہو۔ اس کو ہرگز قیام نہیں ہوتا۔“

(کانفلکٹ صـ۹۲)

اسی طرح گاڈ فرہنس“ لکھتا ہے:۔

”میں بخوبی جانتا ہوں۔ کہ عیسائی لوگ مسلمانوں۔ ان کے مذہب بلکہ ہر اس چیز سے جو اس سے تعلق رکھتی ہے سخت نفرت اور حقارت سے دیکھتے ہیں!!“

(اپالوجی فور دی لائف اینڈ کیریکٹر آف محمدؐ صـ۵۵)

لیکن حق آخر حق ہوتا ہے۔ وُہ اس قسم کی ظالمانہ کوششوں سے کبھی چھپ نہیں سکتا۔ مشہور مؤرخ ڈاکٹر لیبان نے اہل یورپ کی اسی اسلام دشمنی کا ذکر کرتے ہُوئے کیا خوب لکھا ہے:۔

”کسی قوم کو برباد کر دینا۔ اس کی کتابوں کو جلا دینا اس کی یادگاروں کو منہدم کر دینا ممکن ہے۔ لیکن جو اثر وُہ قوم چھوڑ گئی ہو۔ وُہ کالسی کی بنیادوں سے بھی زیادہ مضبُوط ہوتا ہے۔ انسان کی قوت اس کو اکھیڑ نہیں سکتی“!

متذکرہ بالا سطور سے اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ فی زمانناَ اسلام کی شاندار علمی وادبی خدمات کی ٹھیک ٹھیک کیفیت معلوم کرنا کس قدر مشکل امر ہے۔ ایسی حالت میں چند ایک نیک دل اور وسیع القلب یورپین مورخین کی تحریروں سے جو کچھ بتایا جائیگا وُہ اصل حالت کی ایک دھندلی سے تصویر ہی ہوگی۔ بالغ نظر حضرات اس روشنی میں خود ہی اندازہ لگائیں گے۔ کہ مسلمانوں نے اپنے عروج کے زمانہ میں علم وادب اور تہذیب وتمدن کو کس درجہ نوازا ہوگا۔

تہذیب وتمدّن اور اسلام

یورپ کی موجُودہ تہذیب اور اس کا تمدن دُنیا کے مختلف ارتقائی مراحل کا نتیجہ ہے۔ اور یورپ کو اس پر بہت کچھ فخر وناز ہے۔ دُنیا کی آبادی کا بیشتر حصہ آج اس کا والہ وشیدا بنا ہوا ہے یہ تہذیب وتمدن کن اثرات کا نتیجہ تھا اس کو مختلف ارتقائی مراحل میں سے گزارنے میں اسلام کا کس حد تک دخل ہے؟ اس کے لئے دو یورپین مؤرخین کی تحقیق یہ ہے:۔

فرنچ مستشرق پروفیسر سدیو لکھتا ہے

”ہمارے موجودہ تمدن کے ہر ایک شعبۂ عمل میں اہل عرب کے اثرات صاف طور پر نمایاں ہیں۔ نویں صدی عیسوی سے پندرھویں صدی عیسوی تک اُس عظیم الشان لٹریچر کی بنیاد پڑ چکی تھی۔ جو اب تک قائم ہے۔ قسم قسم کی پیداوار۔ بیش بہا ایجادات جو دماغ کی حیرت انگیز فعالیت نے اس زمانہ میں کیں۔ اور ان کا اثر مسیحی یورپ پر پڑا۔ اس سے ہمارے اس خیال کو تقویت پہونچی ہے۔ کہ اہل عرب نے ان تمام چیزوں میں ہماری راہنمائی کی ہے ایک طرف ازمنہ وسطےٰ کی تاریخ کے لئے ہم نے بے اندازہ مواد پایا۔ جو سفرناموں۔ اور سوانح عمریوں میں بکثرت موجود ہے۔ دوسری طرف ہم بے نظیر صنعت وحرفت۔ اصول انجنیری اور دیگر علوم وفنون میں ان کے اہم انکشافات کو معلوم کرتے ہیں۔ کیا یہ سب باتیں ان لوگوں کے کارناموں کو واضح اور نمایاں نہیں کرتیں۔ جو بہت مدت سے حقارت اور نفرت سے دیکھے جاتے ہیں!!“

(ہسٹورینس ہسٹری آف دی ورلڈ جلد ۸۔ صـ۲۷۵)

ایک دوسرا مؤرخ ڈاکٹر گستاؤلی بان تحقیق کے بعد اسی نتیجہ پر پہونچا ہے۔ کہ:۔

”عربوں کا اثر مغرب کی سرزمین پر بھی اتنا ہی ہوا۔ جتنا کہ مشرق میں ہوا۔ انہی کی بدولت یورپ نے تمدن حاصل کیا“

(تمدن یورپ مترجمہ ڈاکٹر سید علی بلگرامی صفحہ ۵۱۳)

یورپ پر اسلامی اثرات کی ابتدا صلیبی لڑائیوں کے زمانہ میں ہوئی۔ جو اہل یورپ۔ اور عربوں کے باہمی اختلاط کا زمانہ ہے۔ چنانچہ محقق لیبان لکھتا ہے:۔

”یہی صلیبی جنگیں تھیں۔ جنہوں نے یورپ سے وحشیانہ اخلاق واوضاع کو دُور کیا۔ اور وُہ رحجان طبیعت پیدا کر دیا۔ جس پر علمی۔ ادبی ترقی نے جو یورپ میں دار العلوموں کے ذریعے ہوئی وُہ اثر ڈالا۔ جو ایک دن یورپ کی نشأۃ ثانیہ کی صورت میں ظاہر ہونے والا تھا“

(تمدن عرب صـ۳۱۲)

اسلام نے یورپ کی مسیحی اقوام کی عادات واطوار میں جو نیک اور خوشگوار تغیر پیدا کیا۔ اس کی چند ایک مثالیں بھی یورپین مؤرخین ہی کی زبانِ قلم سے سُن لیجئے:۔

کلیسا پر اسلامی اثر

صدیوں تک اہل یورپ کی قسمت کا فیصلہ پوپ کے ہاتھوں میں رہا۔ اسکی حیثیت آج کل کے ڈکٹیٹروں کی طرح ہوتی تھی۔ وہ اپنے اختیارات میں بالکل آزاد ہوتا تھا۔ کسی کو اس کے خلاف لب کشائی کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ سب سے پہلے مارٹن لوتھر کے دل میں کیتھولک چرچ کی اصلاح کا خیال پیدا ہوا۔ یہی مارٹن لوتھر فرقہ پراٹسٹنٹ کا بانی ہوا۔ اس نے اطلیکا کی یونیورسٹیوں میں تعلیم پائی۔ جہاں پر ارسطالیس اور عربی فلسفہ کا درس ہوتا تھا۔ اس کے علاوہ وہ قرطبہ اور طلیطلہ میں تحصیل علم کے لئے گیا۔ جو اس وقت سپین میں علوم عربی کے خاص مرکز تھے۔ اس نے قرآن مجید کا بھی مطالعہ کیا تھا۔ چنانچہ لاطینی زبان میں اس کا ترجمہ قرآن آج بھی دستیاب ہوتا ہے۔ غرض اس نے اسلامی تعلیمات کے اثر کے ماتحت ہی کلیسا میں اصلاح کرنے کی تحریک شروع کی۔

اخلاق پر اثر

ڈاکٹر لیبان لکھتا ہے۔

"تمدن اسلامی کا بہت ہی زبردست تسلط تمام عالم پر رہا ہے۔ . . . عرب کے اخلاقی تسلط نے یورپ کی ان اقوام وحشی کو جنہوں نے رومیوں کی سلطنت کو تہ و بالا کیا۔ اور انسان بنادیا . . . . چھ صدیوں تک یہی عرب ہمارے استاد اور ہمیں تمدن سکھانے والے رہے۔"

(تمدن عرب صفحہ ۵۲۴)

آگے چلکر لکھتا ہے۔

"عربوں کی معاشرت نے اور ان کی تقلید نے ہمارے زمانہ متوسط کے امراء کی زبانوں اور عادتوں کو درست کیا۔ یہ سروار بلا اس کے کہ ان کی بہادری میں کچھ فرق آتا۔ ایسے اخلاق سیکھ گئے۔ جو انسان میں اعلے درجہ کی وقعت اور قدر رکھتے ہیں۔ یہ امر نہائت مشکوک ہے۔ کہ صرف مذہب عیسوی خواہ وہ کتنا ہی اچھا کیوں نہ ہو۔ ان میں ایسے اخلاق پیدا کر سکتا تھا۔" (تمدن عرب صفحہ ۵۲۵)

غلامی اور اسلام

یورپ کی تاریخ میں رومی تمدن کا زمانہ بہترین سمجھا جاتا ہے۔ لیکن اس وقت بھی وہاں پر غلامی کی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ "اصل رومن لا کے مطابق آقا کی حکومت غلام پر اس قدر وسیع تھی۔ کہ وہ چاہے اسے مار دے یا جلا دے۔ غلام کو کسی قسم کی ملکیت پر قابض ہونے کا حق حاصل نہ تھا۔"

(انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا جلد ۲۵ صفحہ ۲۱۹)

لیکن اسلام میں "آج کا غلام کل کا وزیر" ہوتا ہے۔ پروفیسر مارگولیتھ لکھتا ہے "اسلام میں غلاموں کی حالت کم تنزل رہی ہے۔ غلام خاندانوں نے معتدبہ زمانہ تک مصر اور ہندوستان میں حکومتیں کیں۔ اور اگر اسلامی ملک میں تو ترقی کے لئے غلامی ایک لازمی ابتداء رہی ہے۔"

(محمڈن ازم صفحہ ۷۸۹)

ابطال غلامی کے لئے قرآن حکیم کے احکام کتنے عمدہ ہیں۔ اس کا ایک اعتراف بھی سن لیجئے۔ ۱۸۱۰ء میں مسٹر رپرڈسن نے انڈیا کونسل میں استیصال غلامی کا بل پیش کرتے ہوئے کہا۔ "غلاموں کی آزادی کے لئے یہ امر نہائت ضروری ہے کہ ہندو شاستروں کے عوض قرآن کو رکھا جائے۔"

جمہوریت اور اسلام

آج یورپ میں آزادی رائے اور جمہوریت کا بہت چرچا ہے۔ لیکن سب سے پہلے جس عظیم الشان شخصیت نے آزادی اور جمہوریت کے حقیقی مفہوم سے دنیا کو آشنا کرایا۔ وہ شارع اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات ہی تھی۔ حضور علیہ السلام اپنی امت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "وشاورھم فی الامر"

خلافت راشدہ کا سنہری زمانہ اسلامی جمہوریت اور آزادی رائے کا ایک مکمل نمونہ تھا۔ آجکل کی نام نہاد جمہوریت اور ڈکٹیٹر شپ دونوں جس مقصد کے لئے قائم کی گئی تھیں۔ اس میں بری طرح ناکام ہو چکی ہیں۔ لیکن اسلامی جمہوریت جس کا دوسرا نام خلافت ہے۔ ہمارے سامنے مکمل ترین نظام حکومت پیش کرتی ہے جس میں زمانہ اور وقت کی تمام ضروریات کو پورے طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے۔ اسکی بہترین اور زندہ مثال آج خلافت احمدیہ کے رنگ میں ہمارے سامنے موجود ہے۔

عین اس وقت جبکہ اسلام آزادی رائے اور جمہوریت کا پرچم بلند کر رہا تھا۔ مسیحی یورپ کی یہ کیفیت تھی۔

"رومن کیتھولک چرچ کی سب سے نمایاں خصوصیت یہ تھی۔ کہ وہ استبدادی حکومت پر بہت زور لگاتا تھا۔"

(انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا جلد ۲۳)

مضمون کی دوسری قسط میں انشاء اللہ بتایا جائے گا۔ کہ علوم و فنون کی ترویج اشاعت میں مسلمانوں نے کیا کیا کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔

خاکسار رشید احمد سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ بھاٹی گیٹ لاہور

لنڈن میں تبلیغ اسلام

لنڈن میں ہوائی حملوں میں پہلے کی نسبت کمی ہے۔ جو شدت ستمبر۔ اکتوبر اور اوائل نومبر میں تھی۔ وہ اب نہیں ہے۔ البتہ لنڈن کے علاوہ دوسرے شہروں پر ان ایام میں سخت حملے کئے گئے ہیں۔ حملوں میں کمی کی ایک وجہ تبدیلی موسم ہے۔ دوسرے آجکل جرمنی ہوائی جہاز سمندروں میں جہازوں پر حملے کر رہے ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے انہیں یہ طریق مؤثر نہ معلوم ہوا ہو۔ اور وہ حملہ کی نئی تدابیر سوچ رہے ہوں۔

عید الفطر

عیدالفطر ۲ نومبر بروز ہفتہ منائی گئی نماز ادا کرنے کے لئے دوست باوجود ایر ریڈ وارننگ کے گذشتہ سالوں کی طرح وقت پر پہونچ گئے۔ پریس کا نمائندہ بھی موجود تھا خطبہ میں میں نے یورپین سپرچولسٹ اور اسٹرالوجسٹ کی ان پیشگوئیوں کا ذکر کیا۔ جو متواتر دوسال سے وہ جنگ نہ ہونے کے متعلق شائع کر رہے تھے۔ لیکن جنگ کے شروع ہو جانے سے انکی وہ صدہا پیشگوئیاں واضح طور پر غلط ثابت ہوئیں۔ انکی پیشگوئیوں کے مقابلہ میں میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی وقوع جنگ کے متعلق پیشگوئیوں اور کشوف کا ذکر کرکے کہا کہ صرف اسلام ہی ایسا مذہب ہے۔ جسمیں خدا اپنے بندہ سے ہمکلام ہوتا ہے۔ اور اسے حقیقی رویا اور سچے کشوف دکھاتا ہے۔ نیز بتایا کہ روزہ میں مساوات کا عملی سبق دیا گیا ہے۔ جس میں امراء کو بھی غرباء کی طرح بھوک اور پیاس کی شدت برداشت کرنا پڑتی ہے۔ اور عید کے روز ہر مستطیع کو غرباء میں تقسیم کرنے کے لئے ایک خاص مقدار غلہ کی یا اس کے مطابق نقدی دینے کا حکم ہے۔ تا غرباء بھی امرا کی طرح اس روز روٹی کے مہیا کرنے کی فکر سے آزاد ہو کر خوشی منا سکیں۔ سو روزہ اور عید الفطر میں قوموں کو یہ سبق دیا گیا ہے۔ کہ طاقتور قوموں کو چاہیئے کہ وہ اپنے آپ کو کمزور قوموں کی جگہ رکھ معاملات پر غور کریں۔ اور پھر کمزور قوموں سے ہمدردانہ سلوک کرکے انہیں اعلےٰ مقام پر لانے کی کوشش کریں۔ اگر قومیں اس زریں اصل پر عمل شروع کر دیں تو بہت جلد بین الاقوامی تنازعات کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔

ہماری عید کی رپورٹ ویمبلڈن برونیوز نے معہ فوٹو کے شائع کی۔ اس کے علاوہ ساؤتھ ویسٹرن سٹار اور وینڈز ورتھ برونیوز اور ایک مشہور ہفتہ وار رسالہ گریٹ برٹن اینڈ دی ایسٹ نے شائع کی۔

ایک تبلیغی سفر

ارادہ تھا کہ گذشتہ موسم گرما میں لنڈن سے باہر کسی [illegible] مقام میں ایک دو ماہ قیام کر [illegible] تبلیغی لحاظ سے حالات کا مطالعہ کیا جائے۔ لیکن لنڈن پر شدید فضائی حملوں کے شروع ہو جانے سے ارادہ کو ملتوی کرنا پڑا کیونکہ ان حالات میں مسجد اور مکان کو چھوڑ کر جانا مناسب نہ سمجھا۔ جب ہوائی حملوں میں کچھ کمی واقع ہوئی۔ تو عید الفطر کے بعد میں تین ہفتوں کے لئے مشیلڈن میں جو سوتھ ڈیون شہر میں ایک چھوٹا سا گاؤں ہے گیا۔

اشاروقیام میں وہاں بہت سے اشخاص سے مذہبی گفتگو کا بھی موقعہ ملا۔ مسٹر عثمان سٹن احمدی پولیس مین کے وہاں رشتہ دار ہیں۔ ان میں بھی تبلیغ کی گئی۔ اور کتب مطالعہ کے لئے دی گئیں۔ وہاں لنڈن کے بعض اشخاص سے بھی ملاقات ہوئی۔ جو فضائی حملوں سے پناہ لینے کی خاطر مع بچوں کے وہاں مقیم تھے۔ ایک روز سٹوک گاؤں میں جو شیلڈن سے تین میل کے فاصلہ پر ہے سیر کرتے ہوئے گیا۔ وہاں چند اشخاص کے پتے لے آیا جنہیں بعد میں لٹریچر بھیجا گیا۔ ایک دوسرے روز کوم انٹمونفہ گاؤں میں گیا۔ وہاں گرجا کے پادری سے ملاقات ہوئی۔ اور مسجد وغیرہ کا ذکر آیا۔ نیز منسموتھ اور شیلڈن میں ایک ہزار کے قریب اشتہارات تقسیم کئے گئے۔ کچھ حصہ اشتہارات کا مسز عثمان سٹن نے جو متعصب کیتھولک ہیں۔ لیکن اب کتب کا مطالعہ کر رہی ہیں خود اپنے ہاتھوں سے تقسیم کیا۔ ان کا خاوند مسٹر عثمان سٹن اور لڑکا منیر احمد سٹن جماعت میں داخل ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُسے بھی حق کے قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ وہاں کچھ فوجی ہندوستانی بھی مقیم ہیں۔ ان سے اور ان کے افسروں کرنل ہل کمٹن لومین اور محمد اشرف خانصاحب رسالدار میجر سے بھی ملاقات ہوئی۔ انہیں چائے پر مدعو کیا۔ کرنل ہل ایک کانفرنس میں شمولیت کی وجہ سے تشریف نہ لا سکے۔ اور معذوری کا اظہار کیا۔ باقی دونوں تشریف لائے اور سلسلہ کا ان سے ذکر ہوا۔

شیلڈن سے تین روز کے لئے نیوکی کمارنوال میں گیا۔ وہاں جس ہوٹل میں ٹھہرا وہاں ایک پادری بھی مقیم تھا۔ اس سے ہندوستان کے موسم وغیرہ کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے کشمیر کا ذکر آگیا۔ میں نے کہا وہاں حضرت مسیح کی قبر بھی ہے اس سے سلسلہ گفتگو چل پڑا۔ میں نے اسے بتایا کہ مسیح درحقیقت صلیب پر مرے نہ تھے بلکہ وہ اس سے زندہ اتار لئے گئے تھے۔ اس نے کہا۔ باوجود دل میں نیزہ لگنے اور خون نکل آنے کے بھی۔ میں نے کہا انجیل میں یہ تو کہیں نہیں لکھا کہ نیزہ دل میں گیا تھا۔ انجیل میں تو اس کے پہلو میں لکھا ہے جو درحقیقت دایاں تھا۔ جیسا کہ پرانی تصاویر سے ظاہر ہے۔ ایک سپاہی نے یونہی نیزہ چبھویا جس کے بعد فوراً خون نکل آیا۔ جو زندگی کی علامت تھی۔ جس سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت دوران خون میں کوئی کمی نہ واقع ہوئی تھی۔ پادری نے کہا نہیں دل میں لگا تھا۔ اور وہاں سے خون نکلا۔ میں نے کہا آپ انجیل کا پھر مطالعہ کریں۔ پھر وہ چلا گیا۔ اور کچھ دیر کے بعد آ کر کہنے لگا۔ ہم کیتھولک کا بھی یہ عقیدہ نہیں ہے کہ نیزہ دل میں لگا تھا۔

نیوکی میں مجھے معلوم ہوا کہ ٹرورو شہر میں جو وہاں سے دس پندرہ میل کے فاصلہ پر ہے کچھ ہندوستانی فوجی ہیں۔ میں ان سے ملنے کے لئے گیا۔ سید فضل حسین صاحب مدینہ ضلع گجرات اور چوہدری محمد لطیف صاحب طالب پور پنڈوری۔ اور نبی حسین صاحب بخاری وغیرہ دوستوں سے ملاقات اور گفتگو ہوئی۔ سید فضل حسین صاحب نے جماعت احمدیہ کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔ اس میں شک نہیں کہ احمدیہ جماعت کی تنظیم نہایت اعلےٰ درجہ کی ہے۔ اور کوئی جماعت ایسی منظم نہیں ہے نیز مسلمانوں کی علمی حالت کے ذکر کے دوران میں انہوں نے کہا۔ کہ ہمارے ہاں عورتیں تو مذہب سے بالکل ناواقف ہیں۔ لیکن ہمارے گاؤں میں جو چند احمدی ہیں۔ ان کی عورتیں بھی نمازیں پڑھتیں اور دین سے واقف ہیں۔ ان کے پاس تین چار گھنٹہ ٹھہرا۔ پھر واپس نیوکی آیا۔ وہاں سے دو دسمبر کو واپس لنڈن پہونچا۔ میرے پیچھے میر عبدالسلام صاحب دار التبلیغ میں آ کر رہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

امتحان میں کامیابی

خواجہ عبدالمنان صاحب جو خواجہ عبدالرحمٰن صاحب امرتسری کے صاحبزادہ ہیں۔ انہوں نے ایڈنبرا ویٹرنری کالج سے ایم۔ آر۔ سی۔ وی۔ ایس کا ڈپلوما اور ایڈنبرا یونیورسٹی سے بی۔ وی۔ ایس۔ سی کی ڈگری حاصل کر لی ہے اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

عزیز میاں محمد لطیف صاحب جو ہوائی ٹریننگ لینے کے لئے ولایت آئے ہوئے ہیں۔ انہیں ص

خلافت ثانیہ کی برکات کے متعلق

احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ لاہور کا جلسہ

۱۴ مارچ احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ کے زیر اہتمام خلافت ثانیہ کی برکات پر مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ لاہور میں زیر صدارت ابوالبرکات جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ایک جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد میاں محمد عمر صاحب وکیل بی ایس سی۔ ایل۔ ایل۔ بی نے تقریر کی جس میں آپ نے سیاسیات کے ضمن میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی بے نظیر راہنمائی کا ذکر کیا۔

اس کے بعد جناب سردار عبدالحمید صاحب آڈیٹر نے تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ خلیفہ کا سب سے اہم فرض تربیت۔ تبلیغ اسلام۔ اور بندوں کو خدا تک پہونچانا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے عہد میں کم از کم سولہ مشن بیرون ہند ہی میں قائم ہیں جو خدا کے فضل سے نہایت خوبی سے پیغام حق پہنچانے میں مصروف ہیں۔ مسلمان دنیا میں چالیس کروڑ ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ مگر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی اطاعت کرتے ہوئے اس چھوٹی سی جماعت نے لنڈن میں ایک لاکھ سے زائد روپیہ خرچ کر کے مسجد بنوائی۔ جہاں پانچ وقت اللہ تعالےٰ کا نام بلند کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد آپ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کی ایک دعا پڑھ کر سنائی جو یہ ہے۔

۲۵ جون عصر کے درس کے بعد حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ "میں تو ایسا سخت بیمار ہو گیا تھا کہ پھر اس مقام پر کھڑے ہو کر درس دینے کی امید نہ تھی۔ لیکن خدا تعالےٰ نے مجھ پر خاص فضل کیا جو یہ توفیق عطا فرمائی۔ اس بیماری میں میری ایسی حالت ہو گئی کہ میں نے سمجھا کہ اب خاتمہ ہے۔ اسوقت میں نے ایک دعا کی جو میں سمجھتا ہوں کہ قبول ہو گئی۔ تم لوگ بھی اگر چاہو۔ تو اپنی اپنی جگہ وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھ کر حمد و استغفار کے بعد یہ دعا مانگو۔ میں نے یوں کیا کہ اول دو رکعت نماز پڑھی۔ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ والضحیٰ پڑھی۔ اور دوسری رکعت میں الم نشرح۔ یہ ایک تفاول تھا۔ پھر میں نے ان الفاظ میں حمد الٰہی کی۔

لا الٰہ الا اللہ الحلیم الکریم۔ لا الٰہ الا اللہ رب العرش العظیم۔ لا الٰہ الا اللہ رب السموات والارض ورب العرش الکریم

پھر میں نے استغفار کیا۔ اسئلک موجبات رحمتک وعزائم مغفرتک والغنیمۃ من کل برّ والسلامۃ من کل اثم لاتدع لی ذنبا الا غفرتہ ولا ھما الا فرجتہ۔ ولا حاجۃ ھی لک رضًا الا قضیتھا یا ارحم الراحمین

بعد اس کے میں نے دعا کی۔ الٰہی اسلام پر بڑا ابتر چل رہا ہے مسلمان اول تو سست دوسرا دین سے بے خبر نیز قرآن سے بے خبر۔ رسول کریمؐ کی سوانحعمری سے مولی پہ بے خبر۔ اس لئے دشمن انکو کھانے لگ گئے۔ تو ان میں ایک ایسا آدمی پیدا کر جس میں قوت جذب ہو۔ قوت جاذبہ کے علاوہ پھر وہ کاہل وسست نہ ہو۔ ہمت بلند رکھتا ہو۔ باوجود قوت جاذبہ وہمت بلند کے پھر وہ کمال استقلال رکھتا ہو۔ پھر بڑی دعائیں کو نیو الا ہو۔ تیری تمام رضاؤں کو اس نے پورا کیا ہو۔ قرآن مجید اور صحیح احادیث سے باخبر ہو۔ پھر اسکو ایک ایسی جماعت بخش۔ اور وہ جماعت ایسی ہو جو نفاق سے پاک ہو۔ ان میں تباغض نہ ہو اس جماعت کے لوگوں میں بھی جذب ہو۔ ہمت بلند ہو۔ استقلال ہو وہ بھی قرآن اور احادیث سے واقف ہوں۔ اور اس پر کاربند ہوں۔ ابتلا تیری ذات پاک سے مفقد رہیں۔ پس ابتلاؤں میں ان کو ثبات عطا فرما۔ ابتلا ایسے ہوں کہ مالا طاقۃ لنا نہ ہوں۔ اس شخص اور جماعت کی اولاد کو بھی ایسی ہی توفیق دے مجھے یہ ہوا آئی ہے کہ میری دعا قبول ہوئی "تم بھی اس دعا میں بہت زور لگاؤ۔ تا انصار اللہ روحی لے

۳- فائٹر بننے "لڑاکا جہاز" کے لئے انتخاب کیا گیا ہے۔ اب وہ اس کی ٹریننگ لے رہے ہیں۔ تمام احباب سے دعا کے لئے عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ سب ممبروں کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ اور اس ملک کے لوگوں کے دلوں کو سلسلہ حقہ کی قبولیت کے لئے کھول دے۔

خاکسار۔ جلال الدین شمس از لنڈن

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ کی

داتا زید کا میں تشریف آوری

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ جلسہ کوٹ آغا خان سے واپسی پر ۱۴ مارچ بروز جمعہ ہمارے گاؤں میں تشریف لائے۔ گاؤں سے باہر سڑک پر قریباً تین صد کے مجمع نے استقبال کیا۔ آگے خدام الاحمدیہ کے اراکین کھڑے تھے اور ان کے ساتھ مجلس اطفال اور مجلس انصار کے ممبر تھے۔ ان کے علاوہ غیر احمدی اور غیر مسلم احباب بھی موجود تھے۔ آپ کی تشریف آوری پر تمام مجمع نے اہلاً و سہلاً و مرحبا کہہ کر نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ آپ نے تمام احباب سے مصافحہ کیا۔ چوہدری بشیر احمد صاحب ہر ایک کا تعارف کرا رہے تھے پھر آپ جائے قیام پر پہنچے۔ جہاں مقامی خدام الاحمدیہ نے جلسہ گاہ تجویز کیا ہوا تھا۔ جلسہ گاہ بالخصوص لوائے خدام الاحمدیہ جو کہ وہاں نصب تھا اس کو دیکھ کر آپ نے خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ پھر آپ نے دفتر خدام الاحمدیہ کا معائنہ کیا اور ہر ایک شعبہ کو دیکھ کر مناسب ہدایات دیں۔ بعد ازاں آپ کی صدارت میں علاقہ کی مجالس کا جنرل اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ نے خدام الاحمدیہ کے ہر شعبہ پر خدام کو پوری طرح عمل پیرا ہونے کی تاکید کرتے ہوئے ان برکات اور فوائد کا ذکر کیا جو اس سے وابستہ ہیں۔ ان کے بعد جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لا نے خدام کو بہت سی قیمتی نصائح فرمائیں۔ آپ نے اپنی تقریر کے دوران میں فرمایا۔ داتا زید کا کے خدام پہلے نیشنل لیگ کور کے ممبر رہے ہیں۔ اور اب دوبارہ خدا نے ان کو خدمت احمدیت کے لئے خدام الاحمدیہ میں شامل ہونے کا موقعہ دیا ہے اس لئے انہیں چاہیے کہ اپنی سابقہ کوتاہیوں کی خدا تعالےٰ سے معافی طلب کریں۔ اور خدمت احمدیت میں لگ جائیں۔ بعد ازاں خاکسار نے اپنے کام کی مختصر رپورٹ پڑھ کر سنائی آخیر میں جناب صدر محترم نے رپورٹ پر اظہار مسرت فرماتے ہوئے پُر حکمت الفاظ پر مشتمل ایک جامع تقریر کی جس میں تمام خدام کو بتایا کہ ہمارا کام احمدیت کی خدمت کرنا ہے۔ اگر ہم احمدیت کی خدمت میں منہمک ہیں۔ تو ہمارا خدا ہم سے خوش ہے۔ اور اگر ہمارے اندر احمدیت کی حقیقی روح قائم نہیں۔ تو پھر ہم احمدیت کے خادم کہلانے کے مستحق نہیں ہیں۔ تقریر کے اختتام پر عہد نامہ دہرایا گیا۔ اس موقعہ پر گیارہ آدمیوں نے بیعت کی۔ جمعہ کا خطبہ جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم اے ناظر اعلےٰ نے ارشاد فرمایا۔ آپ نے منظم طور پر تبلیغ کرنے کی تاکید فرمائی۔ اور ساتھ ہی وعدہ فرمایا۔ کہ آپ پھر بھی انشاء اللہ وقتاً فوقتاً آتے رہیں گے۔ نماز جمعہ کے بعد تمام خدام نے نعرہ ہائے تکبیر میں آپ کو الوداع کیا۔

خاکسار:- ناصر نصر اللہ خان سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ داتا زید کا

نفع مند کام پر روپیہ لگانے والوں کیلئے نہایت عمدہ موقعہ

جو دوست اپنا روپیہ کسی نفع مند کام پر لگانا چاہیں انہیں چاہیئے کہ وہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں ایسا روپیہ جائداد کی کفالت پر لیا جائے گا۔ جو ہر طرح سے محفوظ رہے گا اور نفع لائے گا۔

(فرزند علی عفی عنہ ناظر بیت المال)

خریداران "الفضل" جنکی خدمت میں وی پی ارسال ہونگے

(گذشتہ سے پیوستہ)

ذیل میں ان اصحاب کی فہرست درج کی جاتی ہے۔ جن کا چندہ ۱۲ مارچ ۱۹۴۱ء سے ۱۰ اپریل ۱۹۴۱ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان میں وہ اصحاب بھی شامل ہیں۔ جو ماہوار چندہ ارسال فرمایا کرتے ہیں۔ ان کے نام محض اطلاع کی غرض سے شائع کئے گئے ہیں۔ تا وہ حسب دستور چندہ ارسال کریں۔ دوسرے تمام احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ ازراہ کرم ۱۰ اپریل ۱۹۴۱ء سے قبل اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر۔ مجلس مشاورت پر خود یا آنے والے اصحاب کے ہاتھ بھیج دیں یا اس تاریخ سے قبل وی پی نہ کرنے کے متعلق اطلاع بھجوا دیں۔ جو احباب ان دونوں صورتوں میں سے کوئی صورت بھی اختیار نہ کریں گے۔ ان کے متعلق یہی سمجھا جائے گا۔ کہ وہ وی پی وصول کرنے کے لئے تیار ہیں۔ پھر اگر ان کی خدمت میں وی۔ پی بھیجا۔ تو ان کا فرض ہوگا۔ کہ وصول فرمائیں۔ بعض دوست نہ رقم ارسال فرماتے ہیں۔ اور نہ وی پی نہ کرنے کی اطلاع دیتے ہیں۔ لیکن جب وی پی جائے تو واپس کر دیتے ہیں۔ اور ساتھ ہی گلہ بھی کرتے ہیں۔ کہ پرچہ کیوں بند کیا گیا۔ یہ طریق سراسر نقصان دہ ہے۔ جس سے احباب کو احتراز کرنا چاہیئے۔

(خاکسار مینیجر الفضل)

۱۱۴۲۷ خان بہادر رحمت اللہ خان صاحب
۱۱۴۳۴ فتح محمد صاحب
۱۱۵۷۹ محمد بخش صاحب
۱۱۶۱۹ منشی فیروز الدین صاحب
۱۱۶۹۸ محمد بخش "
۱۱۷۸۰ ابو البشیر رحمت اللہ "
۱۱۸۵۳ ڈاکٹر محمود "
۱۱۸۵۷ میاں محمد حسین "
۱۱۸۶۷ میاں محمد یوسف "
۱۱۸۶۸ امیر امان اللہ
۱۱۸۴۰ امداد علی شاہ "
۱۱۸۴۱ خان محمد علی خان "
۱۱۸۵۵ ڈاکٹر محمد احمد خان صاحب
۱۲۸۸۱ ملک بہادر خان صاحب
۱۲۸۸۳ منشی محمد الدین "
۱۲۸۸۸ چوہدری غلام احمد "
۱۲۹۰۳ سید محمد احمد "
۱۲۹۱۳ محمد اسحٰق
۱۲۹۱۹ شیخ عبد الغنی "
۱۲۹۲۷ محمد اللہ داد سوندیا خان صاحب
۱۲۹۴۹ چوہدری فقیر اللہ صاحب
۱۲۹۶۰ انیس ایم عمر "
۱۲۹۸۴ عبد الکریم "
۱۲۹۸۷ محمد اسد "
۱۲۹۸۸ شیخ غلام علی "

۱۴۹۹۹ مولوی محمد علی صاحب
۱۵۰۱۴ سیکرٹری انجمن احمدیہ اوردوائی
۱۵۰۱۵ سید محمد حسین صاحب
۱۵۰۱۶ میاں محمد صدیق "
۱۵۰۲۴ ڈاکٹر منیر احمد "
۱۵۰۲۹ محمد شفیع "
۱۵۰۳۵ اسمٰعیل "
۱۵۰۵۰ سیکرٹری ریحانہ بنت ظریف صاحبہ
۱۵۱۱۰ ایم محمد حسین صاحب
۱۵۱۳۱ ایم عیسٰی "
۱۵۱۷۸ شیخ محمد اسمٰعیل "
۱۵۱۹۱ ملک نصیر احمد خان "
۱۵۱۹۳ میر ضیاء اللہ "
۱۵۱۹۷ مرزا محمد شریف بیگ "
۱۵۱۹۸ چوہدری عبد المالک صاحب
۱۵۲۰۹ خواجہ عبد العزیز "
۱۵۲۱۲ چوہدری غلام محمد "
۱۵۲۱۳ فضل حق "
۱۵۲۱۷ چوہدری رحیم بخش "
۱۵۲۲۸ " منظور الحق "
۱۵۲۲۹ میاں لال دین "
۱۵۲۳۰ سید رسول شاہ "
۱۵۲۳۲ حاجی مہر الدین "
۱۵۲۳۳ بابو عبد الغفور "
۱۵۲۵۰ چوہدری سلطان علی "
۱۵۲۵۶ احسان اللہ "
۱۵۲۶۶ کے ایم گل "

۱۵۲۷۴ بشارت احمد صاحب
۱۵۲۹۷ اہلیہ صاحبہ احمد "
۱۵۳۰۲ محمد صاحب اوڈان خان "
۱۵۳۰۳ امام بخش "
۱۵۳۰۹ ملک نذر حسین "
۱۵۳۱۲ مولوی احمد الدین "
۱۵۳۳۱ س بی - ح - خ "
۱۵۳۳۷ قاضی محمد شفیع صاحب
۱۵۳۴۴ ملک بشیر احمد "
۱۵۳۶۱ ماسٹر محمد اسمٰعیل "
۱۵۳۶۸ سید محمد صادق "
۱۵۳۷۷ شیخ محمد احمد "
۱۵۳۸۱ اسمٰعیل شریف "
۱۵۳۸۸ ایم ایم شفیع اینڈ سنز "
۱۵۳۹۴ حکیم شاہ محمد صاحب
۱۵۴۰۴ راجہ بشیر الدین احمد "
۱۵۴۰۹ چوہدری ظہور احمد صاحب
۱۵۴۱۰ " محمد نواز "
۱۵۴۲۰ محمد منیر احمد "
۱۵۴۲۳ عبد الغنی "
۱۵۴۳۴ محمد حسین "
۱۵۴۳۱ سلطان احمد "
۱۵۴۳۶ الٰہی بخش "
۱۵۴۳۷ ایم سعید احمد "
۱۵۴۴۰ عبد المجید "
۱۵۴۴۳ چوہدری نذیر احمد "
۱۵۴۵۲ سید زمان علی "
۱۵۴۷۱ ڈاکٹر غلام محمد "
۱۵۴۹۵ محمد شریف "

۱۵۴۹۹ - محمد سعید کلیم صاحب
۱۵۵۰۲ - سکریٹری انجمن احمدیہ ناصر آباد
۱۵۵۰۸ - خلیفہ عبدالمنان صاحب
۱۵۵۱۱ - کیپٹن اے ایچ ملک
۱۵۵۱۲ - چوہدری محمود احمد صاحب
۱۵۵۱۳ - چوہدری غلام مصطفےٰ صاحب
۱۵۵۱۵ - محمد اسماعیل صاحب
۱۵۵۱۶ - محمد ایوب صاحب
۱۵۵۱۷ - چوہدری کرم الٰہی صاحب
۱۵۵۱۸ - ایم محمد انور صاحب
۱۵۵۲۱ - سکریٹری انجمن احمدیہ منور آباد
۱۵۵۲۴ - شیر محمد صاحب
۱۵۵۲۵ - عزیز حسین صاحب
۱۵۵۳۷ - علی بن عبدالقادر صاحب
۱۵۵۴۲ - چوہدری شریف احمد صاحب
۱۵۵۴۳ - محمد جعفر خانصاحب
۱۵۵۴۴ - بشیر احمد صاحب
۱۵۵۵۰ - ایس بی حسین صاحب
۱۵۵۶۰ - نذیر احمد ناصر صاحب
۱۵۵۶۱ - منشی درگا داس صاحب
۱۵۵۶۵ - بابو فقیر اللہ صاحب
۱۵۵۶۹ - فیروز الدین صاحب
۱۵۵۷۰ - مرزا محمد عظیم صاحب
۱۵۵۷۱ - رشید احمد صاحب
۱۵۵۷۳ - چوہدری فضل احمد صاحب
۱۵۵۷۷ - چوہدری عبدالباسط صاحب
۱۵۵۷۹ - چوہدری غلام نبی صاحب
۱۵۵۸۲ - ڈاکٹر لفٹنٹ محمد جی صاحب

۱۵۵۸۷ - شیخ بشیر الدین صاحب
۱۵۵۸۸ - محمد قاسم صاحب
۱۵۵۸۹ - ملک منظور الحق صاحب
۱۵۵۹۴ - چوہدری رحمت اللہ صاحب
۱۵۵۹۶ - بابو محمد انشاء اللہ صاحب
۱۵۵۹۷ - مقصود علی صاحب
۱۵۵۹۸ - ماسٹر محمد حسین صاحب
۱۵۶۰۰ - چوہدری عبدالرشید صاحب
۱۵۶۰۷ - چوہدری سعید احمد صاحب
۱۵۶۱۰ - چوہدری ریاض الدین صاحب
۱۵۶۱۲ - بیگم صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب
۱۵۶۱۴ - ڈاکٹر خورشید احمد شریف صاحب
۱۵۶۱۵ - عبدالسلام صاحب
۱۵۶۱۶ - افتخار علی صاحب
۱۵۶۲۰ - ملک محمد خانصاحب
۱۵۶۲۱ - احمد حسین صاحب
۱۵۶۲۳ - اے ایچ خانصاحب
۱۵۶۲۸ - شیخ عبدالغنی صاحب
۱۵۶۳۱ - ملک عبدالرحمٰن صاحب
۱۵۶۳۲ - سید مسعود احمد صاحب
۱۵۶۳۵ - محمد شفیع صاحب
۱۵۶۳۳ - شیخ محمد ارجمند صاحب
۱۵۶۳۴ - بابو محمد اسحاق صاحب
۱۵۶۴۵ - محمد اسحاق ״
۱۵۶۴۶ - محمد عبداللہ ״
۱۵۶۴۸ - شوکت حیات خان صاحب
۱۵۶۵۰ - مولوی محمد نواز صاحب
۱۵۶۵۱ - چوہدری غلام قادر صاحب

۱۳۰۶۴ - نواب الدین صاحب
۱۴۰۸۶ - محمد اسلم صاحب
۱۴۰۹۶ - شیخ محمد ابراہیم صاحب
۱۴۱۱۳ - ملک فتح محمد صاحب
۱۴۱۷۶ - بیگم صاحبہ چوہدری سردار خاں صاحب
۱۴۱۷۹ - چوہدری محمود احمد صاحب
۱۴۱۸۸ - میجر ممتاز یار الدولہ صاحب
۱۴۱۹۵ - میاں عبدالحق صاحب
۱۴۱۹۷ - مولوی کرم الٰہی صاحب
۱۴۲۱۷ - چوہدری عزیز الدین احمد صاحب
۱۴۲۲۸ - ایم عبدالواحد صاحب
۱۴۴۵۶ - شیخ محمد نذیر صاحب
۱۴۴۶۵ - قاضی محمد رشید صاحب
۱۴۴۶۶ - چوہدری غلام اللہ صاحب
۱۴۴۸۷ - شیر محمد صاحب
۱۴۴۹۱ - چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب
۱۴۵۲۳ - مسٹر منظور احمد صاحب
۱۴۵۲۷ - ملک صفدر علی خان صاحب
۱۴۵۳۳ - محمد حسین صاحب
۱۴۵۴۱ - عبدالکریم صاحب
۱۴۵۴۳ - میاں احسان الٰہی صاحب
۱۴۵۷۸ - چوہدری محمد انور حسین صاحب
۱۴۵۸۲ - میاں غلام سرور صاحب
۱۴۵۸۷ - قریشی مختار احمد صاحب
۱۴۵۹۷ - ایس ایم زکریہ

۱۴۵۹۹ - خواجہ محمد اسماعیل صاحب
۱۴۶۲۵ - نظیر بیگم صاحبہ
۱۴۶۶۷ - میاں غلام محمد صاحب
۱۴۶۷۷ - ملک غلام محمد صاحب
۱۴۶۷۹ - عباس بن عبدالقادر صاحب
۱۴۶۸۸ - جی یو صوفی صاحب
۱۴۷۱۰ - رانا فیض بخش صاحب
۱۴۷۱۱ - ایم عبدالغنی صاحب
۱۴۷۳۲ - چوہدری یوسف علی خانصاحب
۱۴۷۴۵ - غلام نبی صاحب
۱۴۷۵۰ - شیخ فضل کریم صاحب
۱۴۷۷۱ - شیخ غلام محی الدین صاحب
۱۲۱۸۳ - ڈاکٹر عبدالحمید صاحب
۱۲۱۸۵ - چوہدری مہتاب الدین صاحب
۱۲۲۰۴ - بابو قاسم الدین صاحب
۱۲۲۳۲ - جمعدار مرزا احمد بیگ صاحب
۱۲۲۵۵ - میاں محمد شفیع صاحب
۱۲۳۲۳ - محمد عبدالعزیز صاحب
۱۲۳۶۹ - ملک عطاء اللہ صاحب
۱۲۳۷۰ - صفیہ بیگم صاحبہ
۱۲۴۵۴ - ظہور احمد صاحب
۱۲۴۶۶ - ڈاکٹر مدار بخش صاحب
۱۲۴۹۲ - چوہدری نواب الدین صاحب
۱۲۵۱۰ - میاں محمد منیر خان صاحب
۱۲۵۳۷ - ایم نور الٰہی صاحب
۱۲۵۵۹ - خواجہ نظام الدین صاحب
۱۲۵۹۰ - محمد الدین صاحب
۱۲۶۰۵ - مولا بخش صاحب
۱۲۶۲۳ - محمد شریف صاحب
۱۲۶۲۷ - استانی حمیدہ بیگم صاحبہ

۱۲۶۴۵ - مولوی عبداللطیف صاحب
۱۲۶۸۸ - محمد شفیع صاحب
۱۲۷۰۸ - محمد علی صاحب
۱۲۷۱۶ - عبدالحمید صاحب عارف
۱۲۷۲۱ - محمد الدین صاحب
۱۲۷۲۶ - شیخ عبدالحمید صاحب
۱۲۷۵۴ - چوہدری عبدالاحد صاحب
۱۲۷۹۶ - ملک محمد سعید خانصاحب
۱۲۸۰۳ - بابو عبدالجلیل صاحب
۱۲۸۱۳ - ڈاکٹر محمد زبیر صاحب
۱۲۸۳۱ - میر احسان اللہ صاحب
۱۲۸۳۴ - عبدالرشید صاحب

۱۲۸۵۴ - بابو برکت اللہ صاحب
۱۲۸۸۹ - چوہدری چھجو خان صاحب
۱۳۰۱۳ - ایم نصیر الحق صاحب
۱۳۰۱۶ - قریشی عبدالمجید صاحب
۱۳۰۳۸ - مولوی غلام رسول صاحب
۱۴۷۸۳ - غلام مولا خادم صاحب
۱۴۷۸۶ - حافظ نور الٰہی صاحب
۱۴۷۸۹ - حسین محمد صاحب
۱۴۷۹۱ - عبدالرشید صاحب
۱۴۸۰۰ - منشی عبداللہ خانصاحب
۱۴۸۱۱ - ڈاکٹر عطا محمد صاحب
۱۴۸۱۴ - امیر حسین شاہ صاحب
۱۴۸۱۸ - چوہدری عبدالمنان صاحب
۱۴۸۳۴ - مستری غلام رسول صاحب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۲۳ مارچ۔ اس خبر کو بہت اہمیت دی جا رہی ہے کہ یوگوسلاویہ کا وزیر اعظم ہوائی جہاز کے ذریعہ یونان کے صدر مقام ایتھنز میں پہنچا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ چند روز ہوئے بلغاریہ کے وزیر اعظم پر ناکام قاتلانہ حملہ ہوا۔ جس کے لئے ایک فرانسیسی یہودی ذمہ دار سمجھا جا رہا ہے

لنڈن ۲۳ مارچ۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ شام میں عربوں نے بغاوت بپا کر رکھی ہے۔ بڑے بڑے فرانسیسی افسروں پر حملے ہو رہے ہیں۔ گزشتہ دو ہفتہ سے ہر قسم کا کاروبار بند ہے فرانسیسی گورنر نے مارشل لاء نافذ کر دیا ہے۔ مارشل پیتاں نے تمام فرانسیسی نوآبادیات کے گورنروں کو ایک کانفرنس کے لئے اس ہفتہ وشی بلایا ہے۔

لنڈن ۲۲ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ مارشل چیانگ کائی شیک ماسکو روانہ ہو گئے ہیں۔ جہاں وہ روس کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ سے ملاقات کریں گے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ امریکہ بھی جائیں گے

لنڈن ۲۲ مارچ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جنوبی ایبے سینیا میں اطالوی جہازوں کی بم باری سے ایک جگہ پانی کا چشمہ پھوٹ پڑا۔ جس سے برطانوی فوجوں کو بہت فائدہ پہنچا۔

کراچی ۲۳ مارچ گورنر سندھ نے اعلان کیا ہے کہ عنقریب یہاں ایک فوجی ہسپتال کھولا جائے گا جس میں مشرق قریب کے میدان جنگ کے مجروحین کو لا کر رکھا جائے گا

لنڈن ۲۳ مارچ۔ برطانی حکومت نے سر فیروز خان نون کو امریکہ بھیجا ہے۔ تا وہ وہاں ہندوستان میں کانگرس کے خلاف برطانی پالیسی کی حمایت میں پروپیگنڈا کریں۔

لنڈن ۲۳ مارچ۔ ماسکو ریڈیو کا بیان ہے۔ کہ ٹرکی اور روس میں ایک معاہدہ ہوا ہے جس میں ایک دوسرے پر حملہ نہ کرنے کا اقرار کیا گیا ہے۔

انقرہ ۲۳ مارچ۔ ترکش اسمبلی کے نائب صدر نے اعلان کیا ہے کہ ہم اپنی حفاظت کے لئے ہر دشمن سے جنگ کریں گے۔ اور اگر مجبور کیا گیا تو غیر جانبداری کی پالیسی ترک کر دیں گے

لنڈن ۲۳ مارچ۔ برطانیہ کے وزیر فضائی نے آج ایک بیان میں کہا۔ کہ ہٹلر نے اپنا آئندہ پروگرام تیار کر لیا ہے۔ اور اچانک حملہ کی تاک میں ہے۔ لیکن اب ہماری دفاعی تیاریوں میں بھی کافی توسیع ہو چکی ہے

ٹوکیو ۲۳ مارچ۔ ایک جاپانی اخبار نے لکھا ہے۔ کہ جاپان نے فرانسیسی ہند چینی کے سب سے بڑے صوبہ انام کی آزادی کا سوال کھڑا کر دیا ہے۔

دہلی ۲۳ مارچ۔ میجر جنرل مولزورتھ نے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس سال کے آخر تک ہندوستان کی فوج دس لاکھ ہو جائے گی۔

دہلی ۲۳ مارچ۔ کل مرکزی اسمبلی نے فنانس بل بلا ترمیم پاس کر دیا مسلم لیگ اور کانگرس نیشنلسٹ پارٹی نے اس کے خلاف ووٹ دیے فنانس ممبر نے یقین دلایا کہ دیا سلائی کی قیمت ڈیڑھ پیسہ سے زیادہ نہیں ہونے دی جائے گی۔

لنڈن ۲۳ مارچ۔ ہالینڈ کی نازی حکومت نے عام ٹارچ استعمال کئے جانے کی ممانعت کر دی ہے اور وہاں ایسی ٹارچیں فروخت کی جا رہی ہیں۔ کہ جن کا منہ اگر آسمان کی طرف کیا جائے۔ تو خود بخود بجھ جاتی ہیں۔ کیونکہ بعض لوگ ٹارچوں سے برطانی طیاروں کو اشارے کیا کرتے تھے۔ ہیگ کی جرمن عدالت نے اس جرم میں ۱۶ اشخاص کو سزائے موت دی ہے

لنڈن ۲۲ مارچ دشمن کے جہازوں نے کل برطانیہ پر کوئی بڑا حملہ نہیں کیا۔ ہاں انگریزی جہازوں نے کاری وار کیا۔ چنانچہ برلن اور کیل پر انگریزی ہوائی جہازوں نے بڑے زور سے حملہ کیا آج صبح جرمن ریڈیو نے خود اس حملہ کی خبر دی۔ اور کہا کہ کل انگریزی بمبار برلن پر اڑے اور آگ لگانے والے گولے اور دھماکے کے ساتھ پھٹنے والے بم برساتے رہے۔ مگر ساتھ ہی اس نے کہا کہ نقصان بہت کم ہوا ہے۔ برلن پر انگریزی ہوائی جہازوں کا یہ اڑتیسواں حملہ ہے۔

لنڈن ۲۴ مارچ برطانیہ پر کل کوئی بڑا حملہ تو نہیں ہوا۔ مگر مشرقی انگلستان کے ایک شہر پر کچھ بم گرائے گئے۔ جن سے معمولی نقصان ہوا۔

لنڈن ۲۴ مارچ۔ انگریزی ہوائی جہازوں نے البانیہ میں اطالوی فوجی ٹھکانوں پر کچھ اور چھاپے مارے ہیں۔ ایتھنز کے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کل انگریزی جہازوں نے دشمن کے علاقہ پر بم باری کی۔ اس کے کچھ جہاز زمین پر کھڑے تھے۔ بمباری سے ان میں سے دو کو آگ لگ گئی انگریزی ہوائی جہازوں کے ایک دستہ نے [illegible] کے علاقہ پر بھی حملہ کیا اور دو اطالوی جہاز ٹھکانے لگا دیئے کل اطالویوں نے یونان کے علاقہ پر بھی اکا دکا ہوائی حملے کئے مگر نقصان بہت کم ہوا۔

لنڈن ۲۴ مارچ بلغراد کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ یوگوسلاویہ کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ جرمنی کے ساتھ کسی نہ کسی سمجھوتہ پر عنقریب دستخط کرنے والے ہیں۔ جرمن سفیر انتہائی طور پر زور لگا رہا ہے۔ کہ کسی نہ کسی سمجھوتہ پر یوگوسلاویہ ضرور دستخط کر دے۔ وہ جانتا ہے کہ اگر یوگوسلاویہ نے ایسا نہ کیا۔ تو جرمنی کی مخالفت یوگوسلاویہ میں بڑھ جائے گی۔ ایک اور خبر سے ظاہر ہے کہ یوگوسلاویہ کی فوج اس بات کو اچھا نہیں سمجھتی کہ گورنمنٹ دب کر جرمن سے کوئی سمجھوتہ کر لے۔ فوج کے اس رویہ کا ملک کی سیاسی حالت پر بہت گہرا اثر پڑے گا۔

لنڈن ۲۴ مارچ ایتھنز میں یوم آزادی بڑی دھوم دھام سے منایا گیا اور دس ہزار یونانیوں کا ایک بہت بڑا جلوس نکلا۔

لنڈن ۲۴ مارچ نیویارک سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ اس وقت لوگوں کی دلچسپی بلقانی ملکوں کے متعلق بہت کم ہو گئی ہے اب ان کی توجہ اٹلانٹک میں جرمن جہازوں کے چکر لگانے کی طرف ہے۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ جرمنی اپنے بحری بیڑے کا بہت بڑا حصہ اٹلانٹک میں جمع کر رہا ہے۔

لنڈن ۲۴ مارچ۔ امریکن افسر چاہتے ہیں کہ برطانیہ کو زیادہ سے زیادہ تجارتی جہاز دیئے جائیں چنانچہ ان کی تجویز ہے کہ برطانیہ کو دو سو تجارتی جہاز دینے کا جو پروگرام تھا اسے دوگنا کر دیا جائے۔ چند روز ہوئے ایک امریکن افسر نے ایک بیان میں کہا تھا۔ کہ امریکہ برطانیہ کو ۴۰۰ تجارتی جہاز دینا چاہتا ہے جن پر ۵۰ کروڑ ڈالر خرچ آئے گا۔

لنڈن ۲۴ مارچ جرمن ریڈیو نے یہ خبر نشر کی ہے کہ اٹلانٹک میں جرمن جہازوں کا انگریزی جہازوں نے دو دن تک پیچھا کیا۔

نئی دہلی ۲۴ مارچ آج تیسرے پہر دہلی میں انڈین ریڈ کراس سوسائٹی اور سینٹ جان ایمبولینس ایسوسی ایشن کے سالانہ جلسہ میں حضور وائسرائے نے تقریر کی جس میں ان کے کام کی بہت تعریف کی

لنڈن ۲۴ مارچ حکومت امریکہ نے کھانے پینے کی کچھ چیزیں فرانسیسیوں کے لئے وشی گورنمنٹ کو بھیجی ہیں۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی